27180 ـ اسلام ميں جهاد في سبيل الله كےموضوع پر ايك بدھ مت پيروكار كےساتھ بات چيت

سوال

ميري ايك شخص سےبحث جاري ہےجس كا دعوى ہے كہ مسلمان جو نبي محمد صلى اللہ عليہ وسلم كے لائے ہوئے دين كي تعليمات پر عمل پيرا ہيں ان كا كہنا ہے كہ جو شخص بھي غير مسلم ہے وہ قابل قتل اور تلوار كےلائق ہے، ميں اس كے اس دعوى كوتسليم نہيں كرتا، ميں خود مسلمان تو نہيں ليكن اسلام كے متعلق تھوڑا بہت جانتا ضرور ہوں، اور مجھ ميں اتني استطاعت نہيں كہ ميں اس شخص كےدعوى كو رد كرتا ہوا اسے كوئي جواب دوں، لھذا اس معاملہ ميں اسلامى تعليمات كيا ہيں؟ اور ميں اسے جواب كيسے دون ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

حقيقت كي تلاش ميں سرگرداں شخص آپ كا سوال اس بات كي نشاندہي كرتا ہے كہ واقعتا آپ حقيقت كو پہچانتا چاہتےہيں، ليكن كيا آپ نے اس سے قبل اپنےآپ سے سوال نہيں كيا كہ ميں اس قليل سي چيز پر ہي كيوں اكتفا كررہا ہوں جو اسلام كےمتعلق معرفت ہے ؟ كيوں نہ ميں مسلمانوں سے اس دين كي مكمل معلومات حاصل كرلوں، اور اس كے لئے اگر مجھے ان كے پاس سفر كركےجانا پڑے تو ميں سفر بھي كرلوں؟ كيونكہ بہت سارے لوگ مال و دولت جمع كرنے اور سير وسياحت كے لئے سفر كرتے ہيں، يا اس كے علاوہ كئي مادى اور بعض اوقات غلط قسم كےمقاصد كي بنا پر بھي سفر كرتے رہتے ہيں؟!

قضيہ اور معاملہ انجام كار ہے؛ كيا يہ جائز نہيں كہ جس حقيقت نے آپ كے دلو كو دھلا كرركھ ديا اور آپ كي عقل كو قناعت اور اطمنان ديا ہے يہ اسي ميں ہے جو آپ اس دين اسلام كےبارہ ميں جانتےاور علم نہيں ركھتے، يا پھر مكمل اور صاف حق كي صورت ميں ہے جسےآپ ديكھ نہيں پا رہے؟

اے حقيقت كو تلاش كرنے والے انسان اس كے بعد معاملہ اور بھي بہت زيادہ خطرناك ہے: يا تو ہميشہ كےلئے جنت ہے يا پھر ہميشہ والي آگ !!

ليكن آپ اس سچي رغبت كےساتھ حقيقت كي معرفت اور اس سے بھي سچائى والے ارادہ كےساتھ اس كي اتباع كےبھي محتاج ہيں، اور پھر اس كا التزام كرنے كےلئے اپنےنفس كي قوت كي بھي ضرورت ہے، اگرچہ آپ اس سے قبل جو كچھ كرتے رہے ہيں اس كي مخالفت بھي كريں.

پھر جب آپ یہ سوال کر رہے ہیں تو آپ اس مریض کي طرح لگتے ہیں جو ڈاکٹر اور جراح کےنشتر اور اس کي تیزي کو دیکھ رہا ہو اور اپني اس بیماري کو بھول جائے جو اسے ہلاك کرنے کے درپے ہے، اور داغنے والے آلے اور اس کي جلن کو لعنت ملامت کرتا رہے اور اس جذام کو بھول جائے جو اسے کھا رہا ہے، یہ کوئي عقل مند لوگوں کي شان نہیں !!

قتل کا مستحق کون ہے دریافت کرنے سے قبل آپ نے اسلام میں جہاد کے اہم اسباب کے متعلق کیوں نہیں پوچھا ؟ !

اس کےاسباب وہ ہیں جنہیں نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ربعي بن عامر رضي اللہ تعالي عنہ وغیرہ نے اختصار کےساتھ فارس کے قائد اور بادشاہ رستم کے سامنے جنگ قادسیہ مین نقل کئےجبکہ رستم معرکہ سے تین دن متواتر ہر ایك سے یہي سوال کرتا رہا کہ تمہیں کونسي چیز یہاں لائی ہے؟

توجواب یہ تھا:

ہمیں اللہ تعالی نے اس کام پر مقرر کیا ہے کہ جسے وہ چاہے اسے ہم بندوں کي عبادت سے نکال کر اللہ وحدہ کي عبادت کي طرف ، اور دنیا کي تنگي سے اس کي وسعت کي طرف، اور ادیان کےجور ظلم سے دین اسلام کے عدل وانصاف کي جانب لےجائیں...

لھذا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام دے کر اپني مخلوق کي جانب بھیجا، اس دین کو ہم میں سے جس نے قبول کیا ہم اس سے اسے قبول کرتے اور اس سے واپس پلٹ جاتے ہیں اور اسے اور اس کي زمین کو چھوڑ دیتے ہیں اور جو کوئي اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے ہم اس سے جنگ کرتے ہیں حتي کہ ہم جنت میں چلے جائیں یا پھر ہمیں مدد حاصل ہو جائے.

واقع انساني آج بھي اور کل بھي یہ ہے کہ یہ دین بہت سے منحرف عقائد اور باطل افکار اوس سیاسي و عسکري اور اجتماعي اور اقتصادي اور عنصري آزمائشوں اور مشکلات سے گزرتا رہا ہے.... اور یہ اس کے ساتھ مختلط ہوتے رہتے اور اس کے ساتھ بہت شدید صورت میں مقابلہ ہوتا ہے تا کہ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ لوگوں کو دین اسلام سے برگشتہ کیا جائے اور اس کے راستے سے روکا جائے !!

اور اگر تو بحث ومباحثہ قولي اور مناظرہ اچھے اور بہتر طریقہ سے ہو تو یہ دونوں منحرف افکار اور عقائد کا سامنا کرتےہیں، کیونکہ جہادي تحریك کئي ایك مادي مشکلات کا سامنا کرتی ہے، اس میں سب سے پہلی سیاسي سلطہ جو ان عوامل اور اسباب پر قائم ہے اور اس کے تھپیڑے سیاسي اور عسکري قوت کو لگتےہیں جو اللہ تعالي کے علاوہ لوگوں کي معبود بني ہوئي ہے، یعني غیر شرعي احکام کا نفاذ اور اس کا حکم، اور جو چیز ان کےاس بیان کو سننے

اور اس عقیدہ کو تھامنے کےمابین حائل ہوتا ہے ایسي حریت اور آزادي جس پر کوئي زور نہیں چل سکتا، اور وہ دونوں ایك ساتھ بینا اور جہادي تحریك واقع بشري کا سامنا کرتي ہیں.

دیکھیں: معالم في الطریق صفحہ (59) اور اس کے بعد کےصفحات .

تواس سے یہ ظاہر ہوا کہ :

(مشروع اور جائز قتال جہاد ہي ہے، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ سارے کا سارا دین اللہ کا ہو، اور اللہ کا کلمہ بلند ہو، لھذا جو بھي اس سے رکا اور اس نے دین اسلام قبول نہ کیا اس سے قتال کیا جائےگا، اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے، لیکن جو لڑائي اور ممانعت کے اہل نہیں مثلا عورتیں اور بچے اور راہب و درویش اور نابینے اور بیمار، تو جمہور علماء کرام کےہاں انہیں قتل نہیں کیا جائےگا الا یہ کہ وہ اپنےقول یا پھر فعل سے قتال کرے... کیونکہ جنگ اور قتال اس کے ساتھ ہے جو ہمارے ساتھ اس وقت جنگ کرے جب ہم اللہ تعالی کے دین کو ظاہر کرنا چاہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کے راستے میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تمہارے ساتھ لڑائي کرتےہیں اور زیادتي نہ کرو بلاشبہ حد سے بڑھنےوالوں کےساتھ اللہ تعالی محبت نہیں کرتا) البقرۃ (190).

اور حدیث میں یہ ثابت ہے کہ ہمارے نبي صلی اللہ علیہ وسلم کسي معرکہ میں ایك مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے اوروہاں لوگ اکھٹے ہو چکے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے تو لڑائي نہیں تھي) اور ایك شخص کو خالد بن ولید رضي اللہ تعالی عنہ کي طرف روانہ کیا جو کہ لشکر کے اگلے حصہ پر امیر تھے او اس شخص کو فرمایا کہ اسے کہنا نہ تو بچوں کو قتل کرو اور نہ ہي ملازم کو". ہوسکتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کے پاس اسلحہ نہ ہو، سنن ابوداود حدیث نمبر (2669) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2324) میں اسے حسن صحیح کہا ہے.

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے جانوں کا قتل اس لئے مباح کیا کہ مخلوق کي اصلاح کے لئے اس کي ضرورت تھي جیسا کہ مندرجہ ذیل فرمان باري تعالی میں ہے:

اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے البقرۃ (217)

یعنی اگرچہ قتل میں شر و فساد ہے لیکن کفار کے فتنہ میں شروفساد اس سے بھي بڑھ کر ہے، لھذا جو کوئي کسي مسلمان کو دین اسلام پر عمل پیرا ہونے سے نہیں روکتا اس کے کفر کا نقصان صرف اس کي جان کو ہي ہے... اھ دیکھیں السیاسۃ الشرعیۃ تالیف ابن تیمیۃ (165-167) کچھ تصرف کےساتھ.

اور يہاں ايك امر قابل تنبيہ ہے وہ يہ كہ: بني نوع انسان ميں عداوت و دشمني اور لڑائي جھگڑا اور ظلم وزيادتي زمانہ قديم سے چلي آرہي ہے، اورجب تك نفس ميں لالچ اور خواہشات ہيں اور جب تك بني نوع انسان ميں خير اور شر موجود ہے يہ رہےگي:

ابن خلدون رحمہ اللہ تعالى كہتےہيں:

(جب سے اللہ تعالى نے مخلوق بنائي ہے اس وقت سے جنگ اور لڑائى جھگڑے جارى ہيں، اوراس كي اصل بعض انسانوں كا بعض سے انتقام لينا ہے.. اور يہ طبعي امر ہے اس سے كوئي امت اور كوئي نسل خالي نہيں ہو سكتي)

اور قديمي عيسائيوں كےمختلف فرقوں كا آپس ميں جو جنگ وجدال ہوا اس وقت مسلمان كہاں تھے، اور پھر پروٹسٹنٹ فرقے كو جو تكاليف اور ظلم كيتھولك عيسائيوں نے پہچايا وہ ؟ !

اور پھر دونوں عالمي جنگوں ميں مسلمان كہاں تھےكيا ان كا اس ميں كوئي عمل دخل تھا؟ اور پھر ہيروشيما اور ناگا ساگي كےسانحہ ميں كونسے مسلمان ملوث تھے؟ !

ہميں حق حاصل ہے كہ ہم كانٹ ہنري ڈي كاسٹري كےساتھ يہ كہيں: (اقرب الي الصواب بات يہي ہے كہ مسلمانوں كي سلطنت كے خاتمہ ميں ان كي نرمي اور صلح پسندي ہي سبب اور كارفرما تھي)

اللہ عظيم نے سچ فرمايا:

يہ وہ ہيں جنہيں ناحق ان كے گھروں سے نكالا گيا، صرف ان كے اس قول پر كہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالى لوگوں كو آپ ميں ايك دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانےاور گرجے اور مسجديں اور يہوديوں كے معبد اور وہ مسجديں بھي منہدم كردي جاتيں جہاں اللہ تعالى كا نام كثرت سے ليا جاتا ہے، جو اللہ تعالى كي مدد كرے گا بيشك اللہ تعالى بھي ضرور اس كي مدد كرے گا، بيشك اللہ تعالى بڑي قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے الحج (40).

ہوسكتا ہے جب آپ اس پر غور كريں اور پھر نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا مندرجہ ذيل فرمان سنيں :

(اللہ تعالى اس قوم سے تعجب كرتا ہے جو زنجيروں كےساتھ جنت ميں داخل ہوگي) صحيح بخاري حديث نمبر (3010)

اور فرمان ہے:

تم بہترين امت ہو جو لوگوں كے لئےنكالى گئي ہے، انہوں نے كہا لوگوں كےلئے لوگوں ميں بہتر وہ ہيں جنہيں تم ان كي گردنوں ميں زنجيروں كےساتھ لاؤ گے حتى كہ وہ اسلام ميں داخل ہو جائيں. صحيح بخاري حديث نمبر (4557) .

يعني ان کا دوسروں سے لڑائي کرنا اورپھر ہو سکتا ہے ان میں سے بعض قید ہو جائیں یا دوسروں کي قوت اور طاقت کے سامنے جھك جائیں اور پھر اسلامي تعلیمات سے روشناس ہو کر اسلام میں داخل ہو جائیں حالانکہ وہ ابتدائي طور پر اسلام کو ناپسند کرتے تھے...

ہو سکتا ہے اگر تم ایسا کرو تو ڈاکٹر کا ہاتھ چومنے لگو، چاہے آپ کي جلد پر اس کے نشتر کا نشان بھي باقي رہے..

واللہ اعلم .